

## ستاروں کا اثر ماننا

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلَيَّ إِثْرَ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيَّ النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ. فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ. وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنُورٍ كَذَا وَكَذَا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

حضرت زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی بارش کے بعد حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو، تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔ (آپ نے فرمایا) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میرے بندوں میں سے کچھ نے میرے اوپر ایمان اور کچھ نے میرے انکار پر صبح کی ہے۔ چنانچہ جس نے کہا ہے کہ ہم پر اللہ کے فضل اور رحمت سے بارش ہوئی ہے، یہ میرے اوپر ایمان رکھنے والا اور ستاروں کا منکر ہے۔ اور جس نے کہا ہے کہ

فلاں فلاں ستارے کے اثر سے بارش ہوئی ہے تو وہ میرا منکر اور ستاروں کا ماننے والا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ: مَا أَنْعَمْتَ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ. يَقُولُونَ: الْكُؤَاكِبُ وَالْكَؤَاكِبُ.

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ فرمایا ہے: میں جب بھی کوئی نعمت عطا کرتا ہوں تو بندوں میں سے کچھ اس کے سبب کافر ہو جاتے ہیں۔ کہنے لگ جاتے ہیں: یہ ستارے ہیں، یہ ستاروں کے سبب سے ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ. يُنَزِّلُ اللَّهُ الْغَيْثَ. فَيَقُولُونَ: الْكُؤَاكِبُ كَذَا وَكَذَا. فِي حَدِيثٍ: بِكُؤَاكِبٍ كَذَا وَكَذَا.

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب بھی آسمان سے کوئی برکت نازل کرتے ہیں تو لوگوں میں سے کچھ اس کی وجہ سے کافر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بارش نازل کرتے ہیں، لیکن یہ کہتے ہیں کہ فلاں اور فلاں ستارہ ہے۔ ایک روایت میں ہے: فلاں اور فلاں ستارے کے سبب سے ہے۔

عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ. قَالُوا هَذِهِ رَحْمَةُ اللَّهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَقَدْ صَدَقَ نَوْءٌ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فَانزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْعِنِ النَّجُومِ، حَتَّىٰ بَلَغَ: وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تُكذِّبُونَ.

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ شاکر اور کچھ کافر ہو گئے۔ کچھ نے کہا: یہ اللہ کی رحمت ہے اور کچھ نے کہا: یہ فلاں اور فلاں ستارے کے سبب سے ہے۔ کہتے ہیں: اس موقع پر (الواقعہ ۵۶: ۵۵-۸۲ کی) یہ آیات نازل ہوئیں: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْعِنِ النَّجُومِ، وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تُكذِّبُونَ، تک۔

### لغوی مباحث

’اِثْرَ سَمَاءٍ‘: ’سَمَاءٌ‘ کا مطلب ویسے تو آسمان ہے، بارش چونکہ اوپر سے آتی ہے، اس لیے اس کی نسبت آسمان کی طرف کردی جاتی ہے۔ یہاں بھی ’سَمَاءٌ‘ کا لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ’اِثْرُ‘ کا لفظ پیچھے یا بعد کے معنی میں آتا ہے۔ ’نَوْءٌ‘: ’نَوْءٌ‘، ’نَاءٌ‘ کا مصدر ہے۔ اس کا مطلب بوجھ سے جھکنے کا ہے۔ ستاروں کی نسبت سے یہ فعل ستاروں کے فجر کے وقت مغرب کی سمت نیچے جانے کے لیے بھی آتا ہے۔ پھر اسی سے یہ لفظ محض ستاروں کے غروب و طلوع کے لیے استعمال ہو جاتا ہے۔ یہاں مصدر فاعل کے معنی میں آیا ہے۔

’مَوْعِنِ النَّجُومِ‘: ستاروں کے مواقع سے ان کی جگہ یا مقامات بھی مراد ہو سکتے ہیں اور ان کے گرنے کی جگہ یا ہدف بھی اس کا مطلب ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ دوسرے معنی مراد ہیں۔

### معنی

ان روایات کا موضوع ایک ہی ہے۔ اس دنیا میں ظاہر ہونے والے تمام معاملات اللہ تعالیٰ کے اذن اور ارادے کے تحت ہیں۔ انسان کی بدبختی یہ ہے کہ وہ اس کو جاننے اور ماننے کے باوجود مختلف ہستیوں، ستاروں، جگہوں اور اوقات کو موثر مانتا ہے۔ ستاروں کی گردش ہو یا مختلف اوقات یا اشیا کا سامنے آنا ہو، وہ اس سے مستقبل کے اندازے

قائم کرتا اور انھی اشیاء کے حوالے سے غیب جاننے کے درپے رہتا ہے۔ قرآن مجید نے واضح الفاظ میں علم غیب کی نفی کی ہے اور کئی اسالیب میں یہ بات جگہ جگہ قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مستقبل کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ زندگی، موت، رزق، اولاد اور پیش آمدہ حالات کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ اسی طرح قرآن مجید نے جبت کو ممنوع قرار دیا ہے۔ جبت کا مطلب یہ ہے کہ ہم مختلف مادی مظاہر یا مادی اشیاء میں ایسا اثر مانیں جو مادی نہ ہو۔ مثلاً تیرہ کے ہندسے کی نحوست، کوئے کے بولنے سے مہمانوں کا آنا مراد ہونا، ہاتھوں کی لکیروں اور ستاروں کی گردش سے نحس و سعد کو سمجھنا وغیرہ۔ قرآن مجید نے اس کو شرک اور شیطان کی پیروی کے ساتھ متعلق کر کے بیان کیا ہے جس سے اس کی شاعت واضح ہوتی ہے۔ غور کریں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تو ہم پرستی اور شرک ایک ہی خاندان کے جرائم ہیں۔

ستاروں کی گردش سے حالات و واقعات کو منسوب کرنا کم و بیش ہر معاشرے میں رائج ہے۔ عرب معاشرے میں بھی یہ بات رائج تھی۔ روایت میں بیان کردہ صورت اس رویے کا ایک مظہر ہے۔ ستاروں کا طلوع و غروب اور ان کا افق پر جگہوں کو تبدیل کرنا بہت حد تک زمین کی سورج کے گرد گردش کی وجہ سے ہے۔ یہی گردش سورج سے زمین کے فاصلے کے کم و بیش ہونے اور دن اور رات کے طول میں فرق کا باعث ہے جس سے موسموں میں تبدیلی آتی ہے۔ لیکن بات اس سے آگے بڑھتی ہے اور اسی گردش سے مقدر کے الٹ پھیر کو وابستہ کر دیا جاتا ہے۔ یہی چیز ہے جسے اس روایت میں کفر قرار دیا گیا ہے۔

شارجین روایت نے ستاروں کے ظہور و غیوب کو موثر بالذات ماننے کو غلط قرار دیا ہے اور اسے موسموں کے الٹ پھیر کو سمجھنے کی علامت قرار دینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا۔ ان کی مراد یہ ہے کہ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہو کہ فلاں ستارہ فلاں چیز کے ظاہر ہونے کا خود باعث ہے تو یہ چیز غلط ہے، لیکن اگر وہ کسی ستارے کے سامنے آنے سے یہ سمجھ لے کہ اب فلاں موسم شروع ہونے والا ہے تو یہ بات غلط نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک بھی یہ فرق درست ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آسمان سے رزق خدا بھیجتا ہے، اس میں اصل چیز خدا کا فیصلہ ہے اور خدا کے فیصلوں کو ستاروں اور اشیاء سے متعلق سمجھنا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے اور اس کی حقیقی قدرت اور عظمت نہ پہچاننا ہے، یہی چیز ہے جو اسے کفر سے ملادیتی ہے۔

ان روایات میں سے ایک روایت میں قرآن مجید کی ایک آیت کا حوالہ بھی موجود ہے۔ سورہ واقعہ کی ان آیات کے سیاق سے واضح ہے کہ یہ آیت ستاروں کے گرنے کو قرآن کی حفاظت کے انتظام کے شاہد کے طور پر پیش کر رہی

